اسلام ہمارا دین :

تصنیف مولانا کوثر نیازی

طابع و ناشر : فیروز سنز لمیٹڈ لاہور

ضخامت : ۳٦۰ صفحات

قیمت ۱۳ روپے ۵۰ پیسے ۔

قرطاس و قلم کے ساتھ مولانا کے تعلق کی داستان ربع صدی پر پھیلی ہوئی ہے ۔ سیاست کی پرخار وادی میں قدم رکھنے سے بہت پہلے وہ ایک صحافی ادیب شاعر خطیب اور سماجی کارکن کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ اگر وہ سیاست میں نہ پڑتے تو آج علم و ادب کے میدان میں ان کی خدمات اس سے زیادہ کثیر اور وقیع ہوتیں جتنی کہ اب ہیں ۔ آج کیفیت یہ ہے کہ مولانا کی سیاسی حیثیت کی نسبت سے ان کی علمی و ادبی حیثیت پس منظر میں چلی گئی ہے ۔ حالانکہ مولانا کو جہاں تک ہمارا اندازہ ہے اپنی یہ حیثیت کسی طور کم عزیز نہیں جس کا واضح ثبوت یہ حقیقت حال ہے کہ وہ کسی نہ کسی عنوان اپنی علمی و ادبی زندگی کی یاد تازہ کرتے رہتے ہیں ۔ حال ہی میں مولانا نے فیروز سنز کے زیر اہتمام اپنی تین کتابوں کے نئے ایڈیشن شائع کئے ہیں ۔ مولانا کی دو کتابوں کا مختصر تعارف پیشتر فکر و نظر کے صفحات میں پیش کیا جا چکا ہے ۔ اس تیسری کتاب کا موضوع بھی سابقہ دو کتابوں کی طرح دینی ہے ۔ مولانا کے فکر و نظر کا محور ہی رہا ہے اسلام ہمارا دین ۔ اور یہ بات غالباً انھوں نے قرآن مجید کی اس آیت سے اخذ کی ہے "ان الدین عند اللہ الاسلام"۔ مولانا جب دین کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں اس کے جملہ مقتضیات ہوتے ہیں ۔ مذہب کے محدود تصور کو وہ دین کے جامع، ہر جہتی اور ہمہ گیر تصور سے شعوری طور پر الگ رکھتے ہیں ۔ ان کی تحریروں میں یہ بات اسی فرق و امتیاز کے ساتھ دو ٹوک الفاظ میں ملتی ہے ۔

پر پیچ نظریاتی کشمکش کے اس دور میں ہر وہ کوشش قابل قدر ہے جو دین متین کے آئینے پر پڑے ہوئے گرد و غبار کو صاف کرنے میں معاون ثابت ہو۔ اس اعتبار سے مولانا کی یہ کتابیں جو مرتبہ رکھتی ہیں دوست دشمن سبھی اس کا اعتراف کریں گے۔

اسلام ہمارا دین، کوئی مستقل تصنیف نہیں۔ یہ متفرق مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس لئے اس میں کسی مستقل تصنیف کی فنی خصوصیات کی تلاش بے محل ہوگی۔ پھر بھی مضامین کا انتخاب کرتے وقت عنوان کتاب کے ساتھ ربط و ہم آھنگی کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ میں جتنے مضامین شامل ہیں ان کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ اسلام ہی سے ہے۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب دین اسلام کی پہلی اساس محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دوسرا باب اسلام کی دوسری اساس قرآن حکیم، تیسرا باب اسلام دین امن و سلامتی، چوتھا باب روزہ، پانچواں باب اسلامی معاشرہ، چھٹا باب اسلام اور عوامی زندگی اور ساتواں باب اسلام کی چند مثالی شخصیتیں ہے۔

آخری باب کچھ انمل بے جوڑ سا معلوم ہوتا ہے۔ بے شک اس کا تعلق اسلام سے ہے لیکن "اسلام ہمارا دین" کے ساتھ اس کا جوڑ ملانا تاویل بعید کے مترادف ہے۔ خود اس باب میں ایک بڑی فروگذاشت یہ ہوگئی ہے کہ خلفائے اربعہ میں سے خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر مفقود ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ محض اتفاق ہے لیکن کتاب مرتب کرتے وقت یہ کمی پوری کرنی چاہئے تھی۔ اس قسم کی بعض باتیں اور بھی ہیں جو پہلی نظر میں کھٹکتی ہیں۔ پہلے باب کے عنوان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی پہلی اساس قرار دیا گیا ہے اور دوسرے باب میں قرآن حکیم کو اسلام کی دوسری اساس لکھا گیا ہے۔ اسلام کی عام معروف تعلیمات میں یہ بات ہماری نظر سے نہیں گذری۔ 'بنی الاسلام علی خمس الخ' کو سامنے رکھتے ہوئے اس میں

دو باتیں کھٹکتی ہیں اول یہ کہ اس حدیث میں اسلام کی اساس جن چیزوں کو قرار دیا گیا ہے یہ اس سے مختلف چیز ہے۔ دوم یہ کہ بات ناتمام چھوڑ دی گئی ہے۔ پہلی دوسری اساس کے ساتھ باقی کا ذکر بھی ہونا چاہئے تھا۔ بصورت دیگر پہلی اور دوسری اساس کے الفاظ حذف کر دینے چاہئے تھے۔ ایک باب میں روزے کا اور ایک باب میں جہاد کا ذکر کیا گیا ہے باقی ارکان دین یا اسلامی عبادات نماز زکواۃ حج وغیرہ کا ذکر موجود نہیں۔کتاب کے موضوع کو ذہن میں رکھ کر غور کرنے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ کتاب میں جا بجا خلا رہ گیا ہے اور اس میں وہ نظم و حسن انضباط نہیں جو ایک اچھی کتاب کی بنیادی خصوصیت ہے۔ لیکن یہ اور اس قسم کے دوسرے اسقام کی بابت ہم خود ہی ،مولانا کی طرف سے یہ عذر پیش کر چکے ہیں کہ یہ مضامین وقتاً فوقتاً لکھے گئے اس لئے مجموعہ میں وہ ربط و تسلسل قائم نہ کیا جا سکا جو ایک مستقل کتاب میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا خیال ہے کہ ترتیب کے وقت مولانا اپنی عدیم الفرصتی کے باعث خود اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دے سکے۔ ورنہ ممکن نہیں کہ مولانا کا ذوق سلیم ان باتوں میں کھٹک محسوس نہ کرتا۔

(شرف الدین اصلاحی)

❁ ❁ ❁ ❁